جنوری ۲۰۱۶
JANUARY 2016

Vol : 1
Issue :1

ربیع الاول، ربیع الثانی
۱۴۳۷ھ

جلد:۱
شمارہ:۱

بیادگار حضرت اقدس عارف باللہ قاری امیر حسن صاحبؒ

سرپرست
حضرت اقدس مولانا مفتی **ابو الحسن محمد یعقوب** صاحب قاسمی دامت برکاتہم
صدر مفتی مدرسۂ کاشف الہدیٰ، مدراس وصدر جمعیۃ علماء وشارم

مدیر
مولانا مفتی عبدالحمید صاحب قاسمی استاذ مدرسۂ مفتاح العلوم، میل وشارم

MONTHLY AL AMEER

Mohammed Shameel
#25,Maniyakkara Street,
Melvisharam 9952583343
Email : monthlyalameer@gmail.com
Web : **www.alhasan.in**

Contact :
Prof Hashim Sb
8124154663
Maulana Md Naveed Sb
7418338663

کبھی لوگ ایسے بھی تھے۔۔۔

ہارون رشید کے زمانے میں ایک پانچ سالہ بچے کو پیش کیا گیا اس کے باپ نے بتایا کہ یہ بچہ قرآن مجید کا حافظ ہے۔ ہارون رشید خود بھی قرآن مجید کا حافظ تھا۔ اس نے کہا کہ میں بچے سے قرآن مجید سنوں گا۔ چنانچہ باپ نے بیٹے سے کہا، بیٹا! قرآن سناؤ وہ بچہ اتنا چھوٹا تھا کہ ضد کرنے لگا کہ ابو! پہلے میرے ساتھ وعدہ کریں کہ آپ مجھے گڑ لے کر دیں گے اس زمانے میں گڑ ہی چیونگم ہوتا تھا بیٹے کے اصرار پر باپ نے وعدہ کیا کہ ہاں میں تمہیں گڑ کی ڈلی لے کر دوں گا اس نے کہا۔ اچھا سناتا ہوں ہارون رشید نے پانچ جگہوں سے اس سے قرآن پاک سنا اور اس نے پانچوں جگہوں سے قرآن پاک صحیح صحیح سنا دیا۔ سبحان اللہ

خطبات ذوالفقار ج:۶/ص:۱۹۵

اداریہ
از سرپرست دامت برکاتہم

قرآن وحدیث کے ذخیرہ سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ دین کا ضروری علم حاصل کرنا، دین کی تعلیم دوسروں تک پہنچانا بھلائی کا حکم دینا اور برائی سے روکنا اور دین کے فروغ اور عروج کی کوشش کرتے رہنا ہر مسلمان کا فریضہ اور جزءِ زندگی ہے عہد رسالت میں ہر مسلمان خواہ تاجر ہو یا کاشت کار، مالدار ہو یا غریب، عالم ہو یا جاہل طلب دین اور علم دین کے لئے کچھ وقت صرف کرتا تھا جس کی وجہ سے ہر شعبہ میں دین کی آبادی ہوتی رہی مگر افسوس عہد رسالت سے جوں جوں دوری بڑھتی گئی دنیا طلبی کو لوگوں نے مقصد زندگی بنالیا جس کے نتیجہ میں جہالت، غفلت، بے دینی عام ہوتی گئی۔ اشاعت دین ہی کا ایک شعبہ انشاء پردازی، مضمون نگاری، تصنیف وتالیف بھی ہے مگر لوگوں کے پاس طویل مضمون پڑھنے کے لئے وقت نہیں خصوصا دینی مضامین پڑھنے کی طرف لوگوں کی طبیعت مائل نہیں ہوتی۔ اس لئے مختصر اصلاحی مضامین گھر گھر پہنچانے کے ایک نیک مقصد کے خاطر یہ رسالہ آپ کے مبارک ہاتھوں میں ہے۔ امید کہ آپ خود بھی اس سے فائدہ اٹھائیں گے اور اپنے دوست واحباب، رشتہ دار، متعلقین تک بھی اس رسالہ کے پہنچانے میں آپ معین ومددگار ثابت ہوں گے۔

محترم قارئین! شہر مدراس اور اس کے اطراف خصوصاً کڈلور وغیرہ کے علاقے میں حالیہ تباہ کن بارشیں ہمارے ہاتھوں کئے ہوئے کرتوت کی سزا ہے۔ جیسا کہ ارشاد باری عزاسمہ ہے **ظهر الفساد في البر والبحر بما كسبت ايدى الناس** لیکن اس قسم کی ابتلاء وآزمائش کے موقعہ پر اللہ تبارک وتعالیٰ کی بہت سی حکمتیں و مصلحتیں مخفی ہوتی ہیں

منجملہ ان مصلحتوں سے جہاں اپنے گناہوں سے توبہ ومعافی اور ایسے حادثات سے عبرت حاصل کرنا ہے۔ وہیں اخوت و بھائی چارگی اور اسلامی حسنِ خلق کو غیروں کے سامنے ظاہر کرنا بھی ہے جس سے مسلمانوں کے دہشت گرد ہونے کی بدگمانی کا ازالہ ہوکر لوگ اسلام کے طرف مائل ہوں جسکا بحمد للہ بخوبی مشاہدہ ہوا۔

جمعیۃ علماء اور اہل وشارم بہت ہی مبارکبادی کے مستحق ہیں کہ جنہوں نے نہ صرف مالی بلکہ تن، من، دھن کی بازی لگا کر مصیبت زدہ، آفت رسیدہ لوگوں کا ہر ممکن تعاون کیا اللہ تعالیٰ ان کے جذبات اور حوصلہ میں مزید ترقی دے اور انہیں دنیا وآخرت میں اپنے شایان شان جزائے خیر نصیب فرمائے (آمین)

قرآن کا پیغام

اللہ تعالیٰ نے انس وجن کی نظام زندگی ،معاشرتی طرز حیات ،قوموں کے عروج وزوال کے اسباب ،سابقہ امم کے واقعات ۔یہود ونصاریٰ اور کفار ومشرکین کے قبائح وشنائع ،منافقین ،مفسدین ،مجرمین ،ظالمین اور ضالین کی بری عادات کا تذکرہ اوران سے بچاؤ کا طریقہ۔مومنین ،انبیاء ،صدیقین ،شہداء ،صالحین ،اولیاء، مفلحین ،متقین ،راشدین ،فائزین وغیرہ کی اچھی عادات اوران کواپنانے کی ترغیب بیان فرمائی گئی ہے یوں سمجھئے کہ ہمیشہ ہمیش کامیابی اورابدی ناکامی کے اسباب وعلل کوواضح کرتے ہوئے اپنے آخری نبی پر آخری لازوال ،لاریب اورلاشک کتاب قرآن کریم نازل فرمائی۔

آج کے مادہ پرستی کے اس دور میں انسان اللہ رب العزت کے نازل کردہ دستورالعمل (قرآن پاک) کوچھوڑکر دوسرے راستوں کا راہی بن چکا ہے۔یہی وجہ ہے سارے عالم میں فرقہ وارانہ بھونچال نے اس کے نظام زندگی کومعطل کرکے رکھ دیا ہے۔جب تک انسان بالخصوص مسلمان اپنے خالق ومالک کی معرفت اس کے اوامر ،احکام ،نواہی ،منہیات اوراس کے آخری رسول کی تعلیمات کونہیں اپنائے گا اس وقت تک یونہی مارامارا پھرتا رہیگا۔اس لئے اصلاح فرداوراصلاح معاشرہ کے لئے قرآن کریم کی تعلیمات کوعام کرنے کی شدیدضرورت ہے۔

امت مرحومہ کوقرآن کریم کی تعلیمات کےمطابق زندگی بسر کرنے کی تعلیم دی جائے تاریخ گواہ ہے کہ جن لوگوں نے قرآن کی تعلیمات کواپنایا کامیاب ہوئے اورجن لوگوں نے اس سے روگردانی کی ان کو ناکامی کامنہ دیکھنا پڑا۔علامہ اقبالؒ نے کہاتھا:

وہ معزز تھے زمانے میں مسلماں ہوکر
اورہم خوار ہوئے تارکِ قرآں ہوکر (مدیر)

کعبہ شریف پر نظر پڑے تو کیا دعاء کرنا چاہئے؟

عارف باللہ حضرت اقدس قاری امیر حسن صاحبؒ نے فرمایا: کہ مکہ شریف میں ایک بزرگ تھے انہوں نے فرمایا کہ کعبہ شریف پر جب پہلی نظر پڑے تو دعا قبول ہوتی ہے بتاؤ کیا دعا کرنا چاہئے پھر خود ہی ارشادفرمایا کہ مستجاب الدعوات ہونے کی دعا کرنا چاہئے اس لئے جب دعا قبول ہونے لگے گی تب سارے کام بن جائیں گے۔ (کلمات صدق وعدل ص:۴٦)

درسِ حدیث

مولانا ملک محمد حسین صاحب استاذ مدرسہ مفتاح العلوم، میل وشارم

عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم الدنیا سجن المؤمن وجنة الکافر(رواہ مسلم 2956)

ترجمہ: حضرت ابوھریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دنیا مؤمن کا قید خانہ ہے اور کافر کی جنت ہے۔

قید خانہ کی دو بڑی خصوصیتیں:

پہلی خصوصیت: قیدی اپنی زندگی میں آزاد نہیں ہوتا بلکہ ہر چیز میں دوسروں کے حکم کی پابندی کر نے پر مجبور ہوتا ہے جب کھانے کو دیا گیا اور جو کچھ دیا گیا کھالیا، جو پینے کو دیا گیا پی لیا، جہاں بیٹھنے کا حکم دیا گیا بیٹھ گیا، جہاں کھڑے ہونے کو کہا گیا بیچارہ کھڑا ہوگیا، الغرض قید خانہ میں اپنی مرضی بالکل نہیں چلتی، بلکہ مجبوراً وہ معاملہ میں دوسروں کے حکم کی پابندی کرنی پڑتی ہے

دوسری خصوصیت: قیدی قید خانہ سے جی نہیں لگا تا اور اسکو اپنا گھر نہیں سمجھتا بلکہ ہر وقت اس سے نکلنے کا خواہشمند اور متمنی رہتا ہے

جنت کی بھی دو خصوصیتیں:

(۱) جنتیوں کیلئے جنت میں کوئی پابندی نہیں رہے گی اور ہر جنتی اپنی مرضی کی زندگی گذارے گا اور اسکی ہر خواہش اور ہر آرزو پوری ہوگی۔ "**فیها ما تشتهیه الانفس**" (زخرف 71)

(۲) لاکھوں برس گذرنے پر بھی کسی جنتی کا دل جنت سے اور جنت کی نعمتوں سے نہیں اکتائے گا اور نہ کسی کے دل میں جنت سے نکلنے کی خواہش پیدا ہوگی۔ "**لا یبغون عنها حولا**" (سورہ کہف 108)

ہمارے لئے حدیث پاک کا پیغام

یہ حدیث پاک گویا ایک آئینہ بھی ہے جس میں ہر مؤمن اپنا چہرہ دیکھ سکتا ہے۔ اگر اس کے دل کا تعلق اس دنیا کے ساتھ وہ ہے جو قید خانہ کے ساتھ قیدی کا ہوتا ہے تو وہ پورا مؤمن ہے اور اس نے اس دنیا سے اپنا دل ایسا لگا لیا ہے کہ اس کو اپنا مطلوب ومقصود بنالیا ہے تو یہ حدیث بتادیتی ہے کہ اس کا یہ حال کافرانہ ہے۔ (مستفاد از معارف الحدیث ج:۲/ ص:٦٦)

ختم نبوت کا معنی ومطلب:

اللہ تبارک وتعالیٰ نے نبوت کے سلسلہ کی ابتداء حضرت آدم علیہ السلام سے فرمائی اور اسکی انتہاء حضرت محمد عربی ﷺ نے فرمائی۔ حضرت محمد ﷺ اللہ کے آخری نبی ہیں آپ ﷺ کے بعد قیامت تک کوئی نبی پیدا نہیں ہوگا۔ اس عقیدہ کو شریعت کے اصطلاح میں ''عقیدہ ختم نبوت'' کہا جاتا ہے۔

اسی عقیدہ سے متعلق قرآن پاک کی یہ آیت ہے ''**ما کان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین ط وکان اللہ بکل شیٔ علیما**'' ترجمہ: محمد ﷺ تمہارے مردوں میں کسی کے باپ نہیں ہیں لیکن وہ اللہ کے رسول اور آخری نبی ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ ہر چیز کو خوب جانتا ہے (سورۃ احزاب: ۴۰)

نبوت کے ختم ہونے کا ثبوت حدیث پاک سے بھی ہوتا ہے۔ حضور اقدس ﷺ کا ارشاد ہے ''**انا خاتم النبیین لانبی بعدی**'' ترجمہ: میں آخری نبی ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے (ترمذی: 2219)

جس طرح اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لانا ضروری ہے اسی طرح حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو آخری نبی تسلیم کرنا بھی ضروری ہے۔ ایمان کی ایک شرط ہے۔ عقیدۂ ختم نبوت کو مانے بغیر کوئی شخص مسلمان اور صاحبِ ایمان نہیں ہوسکتا۔

مسائل

مفتی محمد تنزیل صاحب مظاہری استاذ مدرسۃ مفتاح العلوم

سوال: وضو میں کتنے فرائض ہیں؟

جواب: وضو میں فقط چار چیزیں فرض ہیں (۱) ایک مرتبہ سارا منہ دھونا (۲) ایک دفعہ کہنیوں سمیت دونوں ہاتھ دھونا (۳) ایک بار چوتھائی سر کا مسح کرنا (۴) ایک مرتبہ ٹخنوں سمیت دونوں پاؤں کو دھونا بس فرض اتنا ہی ہے ان میں سے اگر ایک چیز بھی چھوٹ جائیگی یا کوئی جگہ بال برابر بھی سوکھی رہ جائیگی تو وضو نہ ہوگا

سوال: سوتے یا جوانی کے جوش میں منی نکل آئے تو غسل کا کیا حکم ہے؟

جواب: سوتے یا جوانی کے جوش میں منی نکل آئے تو غسل واجب ہو جاتا ہے چاہے کسی طرح نکلے۔

سوال: حیض کسے کہتے ہیں؟

جواب: عورت کو ہر مہینہ میں جو آگے کی راہ سے معمولی خون آتا ہے اس کو حیض کہتے ہیں۔

سوال: فجر کی نماز کا وقت کب شروع ہو جاتا ہے؟

جواب: پچھلے رات کو صبح ہوتے وقت پورب کی طرف یعنی جدھر سے سورج نکلتا ہے، آسمان کی لمبائی پر کچھ سپیدی دکھائی دیتی ہے پھر تھوڑی دیر میں آسمان کے کنارے پر چوڑائی میں سپیدی معلوم ہوتی ہے اور آناً فاناً بڑھتی جاتی ہے اور تھوڑی دیر میں بالکل اجالا ہو جاتا ہے تو جب سے یہ چوڑی سپیدی دکھائی دے تب سے فجر کی نماز کا وقت شروع ہو جاتا ہے۔ (دین کی باتیں)

نئی نسل کے لئے ایک پیغام

از حافظ محمد شمویل صاحب استاذ مدرسہ امدادیہ وامام یتیم خانہ مسجد

حضرت حکیم الامت تھانوی نور اللہ مرقدہ فرماتے ہیں جو شخص دو چیزوں کا اہتمام کرے وہ بہت بڑا شخص ہے

1 ایک تو یہ کہ کسی کی غیبت نہ کرے

2 دوسرا یہ کہ اپنی نگاہ کو نا محرم پر پڑنے سے محفوظ رکھے

یہ دونوں چیزیں ویسے تو معمول معلوم ہوتی ہیں مگر انکا پورا پابند وہی شخص ہوگا جو ایک جانب تو اکرام مسلم کا کامل لحاظ ہو لیکن جب دوسرے مسلمانوں کا احترام قلب میں ہوتا ہے تب ہی آدمی غیبت سے بچ سکتا ہے یہ گویا دلیل ہوتی ہے کہ اسکے قلب میں مومن کا احترام اور اس کی عظمت موجود ہے پس اسکا اہتمام کرنا گویا حقوق العباد کا ادا کرنا ہوا جو دین میں اہم مقام رکھتا ہے۔

اسی طرح آنکھ کے مرض سے بھی وہی شخص بچ سکتا ہے جس کو اللہ تعالیٰ سے کامل محبت ہوگی کہ محبوب کی محبت باعث ہوتی ہے کہ آدمی غیر محبوب سے آنکھ بند کرے اس طور پر گویا یہ دلیل اس امر کی ہے کہ اس کے قلب میں کامل تقویٰ اور حقوق اللہ کی ادائیگی کا پورا پورا داعیہ موجود ہے۔ غرض ان دونوں عملوں کا جو شخص پابند ہے وہ حقوق العباد اور حقوق اللہ کی ادائیگی کا جامع ہے، ظاہر ہے کہ اب ایسے شخص کے کمال میں کس کو کلام ہو سکتا ہے اور اس میں شک نہیں کہ بعضے عمل اللہ تعالیٰ کے نزدیک عظیم اور مقبول ہوتے ہیں۔ (کلمات صدق وعدل ص:۱۳۲)

EDITORIAL

By Hazrat Aqdas Mufti Abul Hasan Sb Qasimi Db
Translate By Prof Sajid Akram Sb

By the teachings of Quran and Hadith it is clear that obtaining the primary knowledge of Deen, propagating the message to others, encouraging others in good deeds, forbidding others from bad deeds andcontributing to promotion of Deen is obligatory on each and every Muslim and he or she should consider these duties as part of their life. During the time of Prophet ﷺ every Muslim, irrespective of whether being a merchant or consumer, rich or poor, literate or illiterate they used to spend their time for the sake of seeking religion and helping the cause of it due to which there was consistent refreshment in every aspect of the religion. Alas,as the time distant itself, people have make the worldly affairs as their goal of life. As a result ignorance, negligence and non-religious aspects became common. Publications, writings of books and prose are also indeed a part of creating awareness about religion. But people do not have time to read lengthy articles especially those about religion, reading of which implies nothing on their behavior and life. Therefore with a very pious aim of delivering short & precise religious and corrective messages to every doorstep, a monthly magazine entitled “Al-Ameer” is in your hands. Hope that you will taste the benefits from this and also will help us to reach this to your family, friends and relatives.

My dear readers, the very recent floods and continuous downpour in and around Chennai and Cuddalore caused an unaccountable devastation which is in reality a result of our own deeds.

Allah says in Quran(30:41), Mischief has appeared on land and sea because of (the deed) that the hands of men have earned, that (Allah) may give them a taste of some of their deeds: in order that they may turn back (from Evil).

However in such calamities and sufferings there are many hidden and unknown(to mankind) reasons of Allah. One among such reasons where one has to ask forgiveness of sins and learning the lessons of life from such calamity is, love, brotherhood and the shining, beautiful Islamic character that should be put forth to others. This should be done such that the clouds of doubt which hang above the head of Muslims as terrorist should be driven away and people should be inclined towards Islam .By the grace of Allah, this was very much accomplished.

Jamiat-e-Ulama and the people of Visharam deserve accolades and wishes who not only helped financially but they made their blood and sweat one to reach and help the affected and the needy ones. May Allah increase their will power and award them in both the worlds.

DARSE HADEES

Compiled from Mariful Hadees 1/269

Abu Hurairah Raziyallahu 'anhu narrates that the Rasûlullâh ﷺ said; "The world is a prison-house of theBeliever and Paradise of the disbeliever."

Two major characteristics of Prison:

One of the main feature of a prisoner's life is that he is not free in whatever he does. He has to carry out other people's command in all matters. He eats and drinks what is given to him and when it is given, and sits or stands where he is told to do so. He has no will of his own. Another characteristics of it is that the prisoner does not feel attached to the prison and never considers it his home. He is always eager to get out of it.

Two major characteristics of Paradise:

1.There are no restrictions placed on the dwellers of Paradise.Everyone will be free to do as he pleases and all his wishes will be fulfilled. (Surah Zukruf : 71)

2.Even after spending thousands of years in Paradise, no dweller will get tired of living in it or weary of its comfort. None will even get a desire to leave the paradise. (Surah Al-Kahf : 108)

Lesson from Hadith:

This Hadith is similar to a mirror for a believer as he can reflect his own life with respect to the above two scenarios. If a person's attitude towards the world is akin to that of a prisoner towards the prison-house, he is a truthful Believer, and if he becomes so deeply involved in it as to make it the be-all and end-all of his existence, he is a disbeliever, according to the maxim laid down in this Hadith.

خوشخبری

روزمرہ کے پیش آنے والے دینی مسائل کے حل کے لئے قارئین " ماھنامہ الامیر"
کے پتہ پر رابطہ کرسکتے ہیں انشاءاللہ اگلے شمارہ میں اسکا تسلی بخش اور مستند جواب دیا جائیگا۔

اعلان

فی پرچہ: 6/-
سالانہ زرتعاون 70/-

انشاءاللہ جمعیۃ علماء وشارم کی جانب سے 26.01.2016 یوم جمہوریہ کے موقع پر ایک عظیم الشان اجلاس عام
ہائی اسکول کے میدان میں رکھا گیا ہے جسمیں مہمان خصوصی

نواسۂ شیخ الاسلام حضرت اقدس مولانا مفتی سلمان صاحب منصور پوری دامت برکاتہم
کا ایک اہم خطاب ہوگا۔ آپ تمام سے شرکت کی درخواست ہے